روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 9 جولائی 2015ء 21 رمضان 1436 ہجری 9 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 157

لیلۃ القدر کی دعا

حضرت عائشہؓ کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنے کے لئے سکھائی۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

اے اللہ تو بہت بخشنے والا ہے۔عفو کو پسند کرتا ہے اس لئے مجھے بھی بخش دے

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب الدعاء بالعفو حدیث نمبر 3840)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ لیلۃ القدر اگرچہ اپنے مشہور معنوں کے رو سے ایک بزرگ رات ہے لیکن قرآنی اشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زُہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے اور وہی ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں۔سو وہ ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہوگئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا۔ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا۔دنیا کی ہدایت کے لئے آیا۔اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا۔جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا۔جس کا نام فرقان ہے۔جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا۔وہ اس وقت زمین پر نازل ہوا۔جب زمین ایک موت روحانی کے ساتھ مر چکی تھی اور برّ اور بحر میں ایک بھاری فساد واقعہ ہو چکا تھا۔پس اس نے نزول فرما کر وہ کام کر دکھایا۔جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے............ یعنے زمین مرگئی تھی اب خدا اس کو نئے سرے زندہ کرتا ہے۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد 1 ص 418)

زمانہ کے فساد کے وقت جب کوئی مصلح آتا ہے اس کے ظہور کے وقت پر آسمان سے ایک انتشار نورانیت ہوتا ہے یعنی اس کے اترنے کے ساتھ زمین پر ایک نور بھی اترتا ہے اور مستعد دلوں پر نازل ہوتا ہے تب دنیا خود بخود بشرط استعداد نیکی اور سعادت کے طریقوں کی طرف رغبت کرتی ہے اور ہر یک دل تحقیق اور تدقیق کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور نامعلوم اسباب سے طلب حق کے لئے ہر یک طبیعت مستعدہ میں ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے غرض ایک ایسی ہوا چلتی ہے جو مستعد دلوں کو آخرت کی طرف ہلا دیتی ہے اور سوئی ہوئی قوتوں کو جگا دیتی ہے۔

(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد 6 ص 312)

ہفتہ تعلیم القرآن

نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2015ء کا تیسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 10 تا 16 جولائی 2015ء منانے کا پروگرام ہے۔

تمام امراء وصدران کرام، اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔حسبِ استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے، ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں اور ان احباب کی رپورٹ (تنظیم وار) ارسال کریں جنہوں نے ناظرہ قرآن کا ایک دور یا ایک سے زیادہ دور کئے ہوں۔نیز احباب کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کا عادی بن جائے۔

☆ جماعتیں پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ نظارت تعلیم القرآن ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کا 47 سال قبل بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ والدین کے نام پیغام

بچپن کی تربیت پر بہت زور دیں اور تنظیموں سے تعاون فرمائیں

برادران کرام!

اس زمانہ کا مشہور ترین ماہر علم النفسیات فرائڈ ایک بے دین اور دہریہ شخص تھا۔ ایک موقع پر نیکی و بدی کی دینی اقدار اور انبیاء علیہم السلام کی عظمت کا مذاق اڑانے کی خاطر بڑے فخر سے کچھ اس قسم کے مفہوم کی عبارت لکھتا ہے کہ اگر میرے سپرد چند بچے کردیئے جائیں تو میں جو چاہوں انہیں بنا سکتا ہوں اگر چاہوں تو سخت ترین ظالم وسفاک اور اوباش بنادوں اور چاہوں تو نیک اور شریف طینت اسی طرح اگر چاہوں تو خدا کا دشمن اور دہریہ بنادوں اور چاہوں تو اتنا نیک کہ وہ نبی بن جائیں۔

گو اس کی یہ بڑ تو محض ایک دعویٰ ہے کہ جس بچے کو چاہوں نبی بنا سکتا ہوں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اصولی طور پر وہ بہت حد تک اپنے اس دعویٰ میں درست تھا کہ بچوں کی آئندہ زندگی پر ابتدائی تربیت کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے اور گو وہ اپنے زعم میں تو انبیاء پر طعن کر رہا تھا۔ لیکن فی الحقیقت تمام نبیوں کے سردار حضرت رسول اکرم ﷺ کے ایک قول کی تصدیق کے سوا اس کے اس طعن کی کچھ قیمت نہ تھی اپنی عمر بھر کی عرق ریزی کے بعد اس نے انسانی فطرت کے جس راز کو ناقص اور ادھوری حالت میں پایا اس سے کہیں بہتر رنگ میں کہیں زیادہ صحت کے ساتھ حضرت نبی اکرم ﷺ اس سے تقریباً تیرہ سو سال پہلے ان الفاظ میں بیان فرما چکے تھے کہ سنو کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ بعد ازاں غلط تربیت کے ذریعہ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس مختصر سے فقرہ میں فطرت انسانی کا ایک ایسا قیمتی راز منکشف کیا گیا ہے کہ جسے سمجھ لینے سے انسانی معاشرہ کو جنت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

اس چھوٹے سے فقرے میں بنی نوع انسان کے لئے بیک وقت ایک عظیم الشان بشارت کا پیغام بھی ہے اور ہولناک انذار بھی موجود ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی کہ انسانیت کے لئے یہ کیسی بڑی خوشخبری ہے کہ بنی نوع انسان کا ہر پیدا ہونے والا بچہ ایک صاف دل کی تختی لے کر آتا ہے جو اپنی خلقت کے لحاظ سے معصوم، بے داغ اور پاک صاف ہوتی ہے اور گناہ اور بدی کی کوئی ملونی اپنے اندر نہیں رکھتی۔ لیکن ساتھ ہی اس انکشاف میں یہ کتنا ہولناک انداز بھی مضمر ہے کہ پاک وصاف دل کی یہ تختی ضروری نہیں کہ اس پاکیزہ اور معصوم حالت میں رہے بلکہ خدا تعالیٰ جب ایک مرتبہ یہ پاکیزہ امانت ماں باپ کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر یہ ان کا اختیار ہوتا ہے کہ چاہیں تو اسے صاف اور بے داغ رکھیں اور چاہیں تو گندہ اور ناپاک کر دیں۔ چاہیں تو اس کے نیک رجحانات کو ترقی دے کر اب صیقل کر دیں کہ خود اللہ تعالیٰ کی رضا کی نظریں اس پر پڑنے لگیں اور وہ منعم علیہم گروہ میں شمار ہو۔ اور چاہیں تو وہ اس کے تمام نیک رجحانات کا رخ موڑ کر تاریکی اور جہالت اور گمراہی کی طرف کر دیں۔ یا دوسرے الفاظ میں اپنے معصوم اور پاکیزہ بچوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے اس حال میں پیدا فرمایا تھا کہ اگر پیدائش کے پہلے سانس میں بھی ان کی جان نکل جاتی تو وہ بلاشبہ جنت میں داخل ہوتے غلط تربیت کے نتیجہ میں اس حال میں مرنے دیں کہ ان کی موت ان کے لئے خدا کے غضب کی آگ اور ناراضگی کا جہنم کے سوا اور کوئی پیغام نہ لائے۔

کیا یہ بدبختی کسی انسان کے لئے کم ہے کہ اپنے رب سے جو معصوم جنتی روحوں کا تحفہ پائے اسے اس حد تک مسخ کر دے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد وہ جنت کی بجائے دوزخ میں ڈالی جانے کی زیادہ اہل قرار دی جائیں۔ یقیناً یہ تو بہت ہی ہولناک اور گھاٹے والا سودا ہوگا۔

مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ سے جہاں یہ امر بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے نزدیک بچپن کی تربیت انسانی زندگی پر بہت گہرے اور بنیادی اہمیت کے نقوش چھوڑ جاتی ہے وہاں اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس تربیت کی اولین ذمہ داری والدین پہ ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ تربیت کے فقدان پر یا غلط تربیت کے نتیجہ میں کوئی بچہ دین فطرت سے ہٹا تو اس کی اولین ذمہ داری والدین پر عائد ہوگی جیسا کہ فرمایا کہ والدین بچے کو دین فطرت سے ہٹا کر یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس اصول کو ذہن نشین کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بچوں کی بیرونی تربیت اہمیت کے لحاظ سے ثانوی درجہ رکھتی ہے۔ اور کوئی بیرونی تربیت کا نظام فی الحقیقت کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جب تک والدین کا مکمل تعاون حاصل نہ ہو۔

پس میں مذکورہ امور کی روشنی میں جملہ احمدی والدین سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کو دین فطرت یعنی دین محمد ﷺ پر قائم رکھنے کے لئے غیر معمولی توجہ دیں اور اسے کوئی معمولی امر نہ سمجھیں ورنہ ان کی اولاد کی غلط روی کے بارہ میں سب سے پہلے ان سے پوچھا جائے گا۔

دوسرے میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ تنظیموں سے پر خلوص تعاون فرمائیں جو تربیت اولاد کے سلسلہ میں محض للہ والدین کے ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی طرف سے جو پروگرام تجویز کئے جاتے ہیں وہ والدین کے پُر جوش اور پُرخلوص تعاون کے بغیر ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اور جو والدین بچپن ہی میں اپنی اولاد کے دلوں میں نظام سلسلہ کا احترام اور اس سے محبت اور وفاداری کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے وہ یقیناً اپنی اولاد کو ایک بڑی سعادت اور خوش بختی سے محروم رکھنے والے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قومی تربیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے والے ہوں اور اس مقدس نظام سلسلہ کو بھی اپنی جان و مال اور عزت کی قربانیوں سے تقویت دینے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل سے ......کو حیات نو بخشنے کے لئے از سر نو اس زمانہ میں عطا فرمایا ہے۔

والسلام

مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 1968ء)

عماد معوذ احمد کی ولادت پر مبارکباد

پہلا سعد شریف احمد اور معاذ احمد ہے دوسرا چاند
پیارے آقا کے گلشن میں رب نے اتارا تیسرا چاند

صحن میں جتنے پھول کھلیں گے اتنی خوشبو پھیلے گی
اب کے عماد معوذ احمد کی صورت آیا ہنستا چاند

تا ماحول پہ اس کی کرنوں سے نشہ سا طاری ہو
قصرِ خلافت کی منڈیر پر خود اللہ نے رکھا چاند

تاکہ عماد بھی اس کی انگلی پکڑے گھر میں داخل ہو
اسی لئے تو امشب چلے ہے آہستہ آہستہ چاند

روشنیوں کی خوشبو پھیلے دنیا کے ہر کونے میں
گلشنِ مہدی کی رونق کو بھیجتے رہنا مولا چاند

کرنوں کی محبوب ہے ہستی ایک ہی قدسیؔ دنیا میں
آگے آگے مرشد میرا پیچھے پیچھے آیا چاند

عبد الکریم قدسیؔ

آپ کے بہتر معاشی حالات، اس بات سے آپ کو غافل نہ کردیں کہ آپ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں اور آپ کے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی آج آپ ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہی ہیں۔ ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔

پردہ ایک بنیادی دینی حکم ہے اور قرآن کریم میں بڑا کھول کر اس کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

اس ماحول میں اکثر بچے اس لئے بگڑ رہے ہیں کہ وہ ماں باپ کے پیار سے محروم ہوتے ہیں۔ جو توجہ وہ چاہتے ہیں وہ ماں باپ ان کو دیتے نہیں۔ اور ماں باپ جو ہیں وہ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

پیسہ کمانے کے لئے بچوں کو ایسی جگہوں میں نہ بھیجو جہاں ان کے دین سے دور جانے کا احتمال ہو۔ خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے جس میں کسی بھی قسم کی بے حجابی کا امکان ہو۔ پیسے کمانے کے لئے بچیوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ احمدی بچی کو خاص طور پر ایسی ملازمتوں سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

صرف روپیہ پیسہ دیکھ کر رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔ اللہ سے دعا کر کے ہمیشہ رشتے ہونے چاہئیں۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 17 ستمبر 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس وقت جو آپ خواتین یہاں میرے سامنے بیٹھی ہیں۔ تین سیکنڈے نیوین ملکوں سے آئی ہیں۔ آپ میں سے اکثریت بلکہ ایک لحاظ سے تمام ہی پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ کچھ شاید ہندوستان سے بھی ہوں۔ کئی خاندان یہاں پاکستان سے آکر آباد ہوئے۔ آپ میں سے بعض خاندان چالیس پچاس سال پرانے بھی یہاں آباد ہیں جنہوں نے یہاں زندگیاں گزاریں، یہیں بچے پیدا ہوئے، جوان ہوئے، شادیاں ہوئیں، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے اُن بچوں کی شادیاں بھی ہوگئیں۔ یہاں آنے والے اکثر خاندان بلکہ تمام خاندان ہی پاکستان سے یا ان ملکوں سے کسی سختی کی وجہ سے یہاں آئے یا معاشی حالات بہتر کرنے کی وجہ سے آئے۔ اور الحمدللہ کہ یہاں آنے والے تمام خاندان ہی پہلے کی نسبت بہت بہتر معاشی حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن یہ بہتر معاشی حالات آپ کو دین سے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم سے غافل نہ کردیں۔ یہ بہتر معاشی حالات آپ کو اس بات سے غافل نہ کردیں کہ آپ کے باپ دادا نے، بزرگوں نے بڑی قربانیاں دے کر احمدیت کو قبول کیا تھا اور پھر یہ کوشش کی تھی کہ اپنی نسلوں میں بھی اس انعام کو جاری رکھیں۔ آپ کے بہتر معاشی حالات، مالی حالات اس بات سے آپ کو غافل نہ کردیں کہ آپ اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں اور اس امام کو ماننے اور آپ کے بزرگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہی آج آپ ان ملکوں میں پرسکون زندگی گزار رہی ہیں۔

ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں۔ بچوں کے لئے تعلیم کے مواقع میسر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا مزید شکرگزار بننا چاہئے۔ اور کسی ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ یہ سب کچھ میرے خاوند یا میرے باپ یا میرے بیٹے کی زور بازو اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے جو آپ کو ملا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تقاضا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام روشن کرنے والی بنیں۔ ان فضلوں کا تقاضا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنیں اور نہ صرف خود اس تعلیم پر عمل کریں بلکہ اپنی اولادوں کی بھی اس فکر کے ساتھ نگرانی کریں اور تربیت کریں کہ کہیں وہ مغرب کے آزاد ماحول کی وجہ سے دین سے دور نہ ہٹ جائیں۔ خاص طور پر لڑکوں کی بڑی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ ان ملکوں میں نئے شامل ہونے والے احمدی جو یہاں کے مقامی ہیں اور بعض دوسری قوموں کے بھی ہیں اور ان میں سے بھی اکثریت عورتوں کی ہے انہوں نے آپ کے نمونے دیکھنے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ جن عورتوں نے یعنی یہاں کی مقامی عورتوں نے مردوں کے ساتھ شادیاں کی ہیں وہ ان مردوں کے نمونے بھی دیکھیں گی اور اتنا ہی دین سیکھیں گی اور سمجھیں گی جتنا ان کے پاکستانی خاوند یا پرانے احمدی خاوند دین پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے مردوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان کی تربیت کریں۔ مردوں کو میں اس سے باہر نہیں کر رہا۔ لیکن عورتوں کے ماحول میں جب یہ نئی عورتیں آئیں گی یعنی نئی احمدی ہونے والی عورتیں آئیں گی جنہوں نے بیعت کی ہے اور احمدیت میں شامل ہوئی ہیں تو وہ آپ عورتوں کے نمونے بھی دیکھیں گی۔ لجنہ کے اجلاسوں میں، اجتماعوں میں وہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا اور عمل دیکھیں گی۔ دینی احکام کی آپ کتنی پابندی کرتی ہیں وہ یہ سب کچھ دیکھیں گی۔ آپ جس طرح اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں وہ دیکھیں گی۔ اور اگر آپ لوگوں کے قول وفعل میں تضاد ہوگا، اگر آپ کے رویے (دینی) تعلیم کے خلاف ہوں گے۔ اگر آپ ایک دوسرے کی عزت اور احترام نہیں کر رہی ہوں گی تو آپ ان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن سکتی ہیں۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ عورتوں کی جو پرانی احمدی عورتیں ہیں جو پاکستان سے ہجرت کرکے یہاں آئی ہیں یہ ہے کہ آپ اپنے نمونے ان لوگوں کے سامنے قائم کریں۔ ایسے نمونے قائم کریں جو (دین) کی حسین تعلیم کے نمونے ہیں تاکہ نئے شامل ہونے والوں کی تربیت بھی ہو سکے اور آپ کے ان نمونوں کی بدولت اور آپ کے ان نمونوں کی وجہ سے آپ کیلئے (دعوت الی اللہ) میدان میں بھی وسعت پیدا ہو سکے۔ آپ احمدیت اور (دین حق) کا پیغام بھی آگے پہنچا سکیں۔ آپ کے لئے مزید راستے کھل سکیں جن پر چل کر آپ احمدیت یعنی حقیقی (دین) کا پیغام دنیا کو پہنچائیں گی۔ یاد رکھیں آپ کے نمونوں کو دنیا بڑے غور سے دیکھتی ہے۔

آج یہاں ان ملکوں میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہو گئے ہیں۔ مختلف جگہوں سے لوگ آئے ہیں جن میں عرب کے مختلف ممالک کے لوگ بھی شامل ہیں ترکی وغیرہ کے لوگ بھی شامل ہیں اور دوسری قوموں کے بھی ہیں۔ تو ان ملکوں کے لوگ جو یہاں آئے ہیں ان کو جب آپ (دعوت الی اللہ) کرتی ہیں یا مرد (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں تو آپ کا (دین حق) پر عمل اگر ان سے بہتر نہیں ہے تو وہ آپ سے سوال کریں گے کہ تم میں ہماری نسبت کیا بہتری ہے؟ (دین حق) کے مطابق تمہارے کیا عمل ہیں جو ہمارے سے بہتر ہیں؟ پہلے یہ بتاؤ کہ زمانے کے امام کو مان کر تم نے اپنے اندر کیا انقلاب پیدا کیا ہے جو ہمیں کہہ رہی ہو کہ ہم بھی اس امام کو مان لیں۔

میں پہلے بھی ایک دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ مثال دے چکا ہوں کہ انہی ملکوں میں، مغرب میں ہی ہمارے ایک (مربی) ترکوں میں (دعوت الی اللہ) کیلئے گئے تو ان ترکوں نے کہا کہ کون سے صحیح دین کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو۔ تمہاری عورتیں تو خود اس پر عمل نہیں کرتیں۔ تو اس بیچارے نے بڑا شرمندہ ہو کر پوچھا کہ ہماری عورتوں کے کیا عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں؟ کیا برائی ہے جو تم نے ہم میں دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ (دین حق) میں ایک حکم پردہ کا بھی ہے۔ ہماری عورتیں برقعہ پہنتی ہیں، اکثر پردہ کرتی ہیں جب کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں بغیر حجاب اور پردے کے پھرتی ہیں۔ تو جن چند ایک کو انہوں نے دیکھا ان سے انہوں نے پوری جماعت احمدیہ کو اس پیمانہ پر رکھا حالانکہ میرے خیال میں ایسی چند ایک ہوں گی۔ تو دیکھیں ان چند لڑکیوں یا عورتوں کی وجہ سے ان لوگوں نے احمدیت کے بارے میں بات سننے سے ہی انکار کر

دیا۔ ایسی عورتیں یا لڑکیاں جماعت کی بدنامی کا باعث علیحدہ بنیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہمیں بدنام نہ کریں۔ یہ الفاظ میرے ہیں، کچھ اس قسم کے ملتے جلتے الفاظ ہی ہیں۔ تو دیکھیں حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہوکر پھر ایسی باتیں جو (دین) کی تعلیم کے خلاف ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

پردہ ایک بنیادی (دینی) حکم ہے اور قرآن کریم میں بڑا کھول کر اس کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ لوگ جو قرآن کریم غور سے نہیں پڑھتے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں اتنی سختی نہیں کی۔ یہ تو ایسا واضح حکم ہے جو بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اور پہلے بھی میں دو تین دفعہ کہہ چکا ہوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید میں ہی اس کو سختی سے زیادہ بیان کر رہا ہوں۔ حالانکہ میں وہ بیان کر رہا ہوں جو قرآن کریم کے مطابق ہے۔ میں وہ بات آپ کو کہہ رہا ہوں جو قرآن کریم کہتا ہے۔ قرآن کریم پردہ کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ یہ لمبی آیت ہے اس میں حکم ہے وَلَا یُبْدِیْنَ ...... (النور:32) کہ اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ وَلَا یُبْدِیْنَ...... (النور:32) اور پھر لمبی فہرست ہے کہ باپوں کے سامنے، خاوندوں کے سامنے، بیٹوں کے سامنے جو زینت ظاہر ہوتی ہے وہ ان کے علاوہ باقی جگہ آپ نے ظاہر نہیں کرنی۔

اب اس میں لکھا ہے کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لو۔ تو بعض کہتے ہیں کہ گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈالنے کا حکم ہے اس لئے گلے میں دوپٹہ ڈال لیا یا سکارف ڈال لیا تو یہ کافی ہو گیا۔ تو ایک تو یہ حکم ہے کہ زینت ظاہر نہ کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب باہر نکلو تو اتنا چوڑا کپڑا ہو جو جسم کی زینت کو بھی چھپاتا ہو۔ دوسری جگہ سر پر چادر ڈالنے کا بھی حکم ہے۔ اسی لئے دیکھیں تمام (دینی) دنیا میں جہاں بھی تھوڑا بہت پردہ کا تصور ہے وہاں سر ڈھانکنے کا تصور ضرور ہے۔ ہر جگہ حجاب یا نقاب اس طرح کی چیز لی جاتی ہے یا سکارف باندھا جاتا ہے یا چوڑی چادر لی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلْیَضْرِبْنَ...... (النور:32) بڑی چادروں کو اپنے سروں سے گھسیٹ کر سینوں تک لے آیا کرو۔ بڑی چادر ہو سر بھی ڈھانکا ہو اور جسم بھی ڈھانکا ہو۔ باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں وغیرہ کے سامنے تو بغیر چادر کے آسکتی ہو۔ اب جب باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں کے سامنے ایک عورت آتی ہے تو شریفانہ لباس میں ہی آتی ہے۔ چہرہ وغیرہ ننگا ہوتا ہے۔ تو فرمایا کہ یہ چہرہ وغیرہ ننگا جو ہوتا ہے یہ باپوں اور بھائیوں اور بیٹوں اور ایسے رشتے جو محرم ہوں، ان کے سامنے تو ہو جاتا ہے لیکن جب باہر جاؤ تو اس طرح ننگا نہیں ہونا چاہئے۔ اب آج کل اس طرح چادریں نہیں اوڑھی جاتیں۔ لیکن نقاب یا برقع یا کوٹ وغیرہ لے جاتے ہیں۔ تو اس کی بھی اتنی سختی نہیں ہے کہ ایسا ناک بند کرلیں کہ سانس بھی نہ آئے۔ سانس لینے کے لئے ناک کو ننگا رکھا جاسکتا ہے لیکن ہونٹ وغیرہ اور اتنا حصہ، دہانہ اور اتنا ڈھانکنا چاہئے۔ یا تو پھر بڑی چادر لیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سر پر اوڑھیں، خود بخود پردہ ہو جاتا ہے، بڑی چادر سے گھونگٹ نکل آتا ہے۔ یا اگر اپنی سہولت کے لئے برقع وغیرہ پہنتے ہیں تو ایسا ہو جس سے اس حکم کی پابندی ہوتی ہو۔ تنگ کوٹ پہن کر جو جسم کے ساتھ چمٹا ہو یا سارا چہرہ ننگا کر کے تو پردہ، پردہ نہیں رہتا وہ تو فیشن بن جاتا ہے۔ پس میں ہر ایک سے کہتا ہوں کہ اپنے جائزے خود لیں اور دیکھیں کہ کیا قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق ہر ایک پردہ کر رہا ہے۔

نئی آنے والی احمدی بہنوں سے میں کہتا ہوں کہ آپ نے احمدیت اور (دین حق) کی تعلیم کو سمجھ کر قبول کیا ہے۔ **آپ یہ نہ دیکھیں کہ آپ کے خاوند کیسے احمدی ہیں یا دوسری خواتین کیسی احمدی ہیں۔ آپ اپنے نمونے بنائیں۔ (دینی) تعلیمات کی خالص مثال قائم کریں۔ اپنے خاوندوں کو بھی دین پر عمل کرنے والا بنائیں۔ اپنے بچوں کو بھی (دینی) کی تعلیم کے مطابق تربیت دیں۔** اور دوسری پرانی پیدائشی احمدی بہنوں کو بھی، اپنے نمونے قائم کر کے ان کے لئے بھی تربیت کے نمونے قائم کریں۔ ان کے لئے بھی آپ مثال بنیں۔ بعض دفعہ بعد میں آنے والی نیکی اور تقویٰ میں پہلوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔ افریقہ میں بھی میں نے دیکھا ہے پردہ کی پابندی اور (دینی) تعلیم پر عمل کرنے والی کئی خواتین ہیں جو مثال بن سکتی ہیں۔ امریکہ میں بھی وہاں کی مقامی کئی ایسی خواتین ہیں جو احمدی ہوئیں اور مثال بن گئیں۔ جرمنی میں بھی کئی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے بیعت کی اور مثال بن گئیں۔ یہاں آپ کے ملکوں میں بھی ایسی خواتین ہیں۔ ان ملکوں میں بھی کئیوں کی پردے کی بڑی اچھی مثالیں ہیں اور دوسرے احکامات پر عمل کرنے کی بھی مثالیں ہیں۔ تو نئی بیعت کرنے والیاں ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر کسی پاکستانی عورت میں کوئی برائی دیکھیں تو ٹھوکر نہ کھائیں۔ چند اگر بُری ہیں تو بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی بھی ہیں۔ پھر آپ نے کسی مرد یا عورت کی بیعت نہیں کی بلکہ حضرت مسیح موعود کو مانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کر کے جیسا کہ میں نے کہا پرانی احمدیوں کے لئے بھی تربیت کے سامان پیدا کریں۔ اس سے آپ کو دوہرا ثواب ہوگا آپ دوہرے ثواب کما رہی ہوں گی۔

پردہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت بند ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں جنگوں میں بھی جایا کرتی تھیں۔ پانی وغیرہ پلایا کرتی تھیں۔ دوسرے کاموں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور (دین حق) کے بہت سے احکام کی وضاحت اور تشریح ہمیں حضرت عائشہؓ کے ذریعہ سے ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے آدھا دین سکھایا ہے۔ اس لئے روشن خیالی، تعلیم حاصل کرنا، علم حاصل کرنا بھی بچیوں کے لئے ضروری ہے۔ اور ضرور کرنا چاہئے۔ نہ صرف اپنے لئے ضروری ہے بلکہ آئندہ ان بچوں کے لئے اور ان نسلوں کے لئے بھی ضروری ہے جو آپ کی گودوں میں پلنے اور بڑھنے اور جوان ہونے ہیں اور جنہوں نے احمدیت کی خدمت کرنی ہے۔ اگر مجبوری سے کسی کو کام کرنا پڑتا ہے، کسی جگہ ملازمت کرنی پڑتی ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ان باتوں کا بہانہ بنا کر، ان ملازمتوں کا، نوکریوں کا یا تعلیم حاصل کرنے کا بہانہ بنا کر پردے نہیں اترنے چاہئیں۔ اور یہاں مقامی جیسے کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ڈینش یا سویڈش شاید چند نارویجیئن بھی ہوں۔ مجھے ابھی کوئی ملی نہیں وہ تو کم ہیں۔ اس طرح پاکستانی خواتین بھی ہیں جو پڑھتی بھی ہیں، کام بھی کرتی ہیں، لیکن پردہ میں۔ تو جو پردہ کی وجہ سے کام یا پڑھائی میں روک کا بہانہ کرتی ہیں ان کے صرف بہانے ہیں۔ نیک نیت ہو کر اگر کہیں اس وجہ سے روک بھی ہے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ جہاں ملازمت کرتی ہیں ان کو بتائیں تو کوئی پابندی نہیں لگاتا کہ حجاب اتارو یا سکارف اتارو یا برقع اتارو۔ اور پھر نیک نیتی سے کی گئی کوششوں میں اللہ تعالیٰ بھی مدد فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''(دینی) پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں''۔ یعنی اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھیں۔ ''وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے''۔ بعض پیشے ایسے ہیں، بعض کام ایسے ہیں، بعض ملک ایسے ہیں جہاں کام کرنے بھی پڑتے ہیں، باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ تو وہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس پر پابندی نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ''باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بیشک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے۔ اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں''۔ جس طرح مرد نیکیاں کرتے ہیں عورتیں بھی نیکیاں کرتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ عورتیں نیکیوں میں مردوں سے بڑھ جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عورتوں کی بڑی کثیر تعداد ہے جو مردوں سے نیکیوں میں بڑھی ہوئی ہے، ہر جگہ اور ہر ملک میں ہے۔

فرمایا کہ: ''(دین حق) نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ (دین حق) شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔''

یورپ میں اب یہ پردے کا بڑا شور اٹھتا ہے۔

فرمایا کہ یورپ کو دیکھو کہ کیا ہوتا ہے۔ اب آپ دیکھ لیں، یہاں غیر ضروری آزادی کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد ہی طلاقیں بھی ہوتی ہیں اور گھر بھی برباد ہوتے ہیں۔ اور یہ نسبت مشرق کے مقابلے میں مغرب میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ یہاں جو طلاقیں ہیں یا ایک عرصہ کے بعد گھر برباد ہوتے ہیں، مشرقی معاشرہ میں اتنے نہیں ہوتے یا ایسے معاشرے میں جہاں (دین حق) کی صحیح تصویر پیش کی جاتی ہے۔ اور آج کل یہاں جن لوگوں نے پاکستان سے آکر یورپ کے اثر کو قبول کیا ہے ہمارے چند ایک پاکستانی احمدی بھی اس میں شامل ہو چکے ہیں، دوسرے تو اکثر ہیں، وہ چاہے لڑکے ہوں یا لڑکیاں اس معاشرہ کے اثر کو قبول کرنے کی وجہ سے اپنے گھر برباد کر رہے ہیں۔ اور اسی لئے آج کل دیکھ لیں آپ پاکستانی خاندانوں میں بھی طلاقیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ذرا سی ناراضگی کی وجہ سے یا کوئی لڑکی علیحدگی لے لیتی ہے یا لڑکا علیحدگی لے لیتا ہے، طلاق لے لیتا ہے۔

تو آپ آگے فرماتے ہیں کہ: ''(دین حق) تقویٰ سکھانے کے واسطے دنیا میں آیا ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 297-298۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی کو تقویٰ پر چلتے ہوئے (دینی) تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور بات جس کی طرف مَیں احمدی خواتین کو توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ بچوں کی تربیت ہے۔ ان ملکوں میں آکر آپ پر کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے صرف معاشی حالات بہتر کرنے نہیں آئیں بلکہ جس طرح معاشی حالات بہتر ہوتے ہیں اس طرح ہی ذمہ داریاں بڑھتی چلی جارہی ہیں اور ان میں سے بہت بڑی ذمہ داری بچوں کی تربیت ہے۔ اگر یہ ذمہ داری احسن طور پر آپ نبھالیں تو یہ فکریں بھی دور ہوجائیں گی کہ اگلی نسلوں کو یورپ کی جو بعض گندی باتیں ہیں اُن سے کس طرح بچانا ہے۔ آزاد ماحول سے کس طرح بچانا ہے۔ اس ماحول کی اچھائیاں تو آپ اختیار کریں۔ یہاں اچھائیاں بھی ہیں لیکن برائیوں سے بچنے کی بھی انتہائی کوشش کرنی ہوگی۔ ان قوموں میں کھلے دل سے آپ کی بات سننے کا بڑا حوصلہ ہے۔ آپ کو انہوں نے اپنے ملک میں جگہ دی ہے، یہاں آباد کیا ہے۔ یہ بھی بڑے حوصلے کی

بات ہے۔ یہ بھی ان ملکوں کی بڑی خوبی ہے۔ احمدیوں کو خاص طور پر ان کی مجبوریوں کی وجہ سے یہاں مغرب میں پناہ ملی ہے۔ سچائی کا عمومی معیار بھی ان لوگوں کا ایشینز (Asians) کی نسبت بہت اونچا ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ سچائی کی تعلیم اور بڑی شدت سے سچائی کی تعلیم (دین حق) نے دی ہے۔ لیکن بہرحال آزادی کے نام پر یہاں ان ملکوں میں بعض اخلاق سوز حرکتیں بھی ہوتی ہیں۔ ان سے آپ نے خود بھی بچنا ہے اور اپنے بچوں کو بھی بچانا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا...... (انعام:152) اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اس کے بہت سے معانی کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے کی تعلیم ہے۔ کوئی اولاد کو اس طرح قتل نہیں کرتا کہ چھری پھیری جائے۔ پھر اس کا مطلب یہی ہے کہ ایسی تربیت نہ کرو جس سے تمہاری اولاد برباد ہو جائے۔ اب تربیت کرنے کیلئے مختلف طریقے ہیں۔ ان ملکوں میں جہاں بچوں کے لئے حکومت خرچ دیتی ہے رزق کی تنگی کا تو کوئی خوف نہیں ہے۔ چھوٹے بچوں کو خرچ ملتا ہے۔ بڑے ہو جائیں اور گھر میں رہ رہے ہوں تو تب بھی جو خرچ ملتا ہے اس سے تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور بھی باتیں ہیں۔ تو یہاں ان ملکوں کے لحاظ سے، آپ کی نسبت کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ماں باپ دونوں پیسے کمانے کے شوق میں کام پر چلے جاتے ہیں۔ بچوں کو یا گھروں میں چھوڑ جاتے ہیں یا بڑے بہن بھائی کے، جن کی خود بھی ابھی تربیت کی عمر ہوتی ہے، ان کے سپرد کر جاتے ہیں۔ پھر بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے ایک آزادی ہوتی ہے کہ بچوں کو اگر کچھ بھی نہ دے کر جائیں تو یہاں بچے خود ہی (کیونکہ ماں باپ تو موجود ہوتے نہیں) ایسی فلمیں یا انٹرنیٹ پر ایسے پروگرام یا دوسری چیزیں ہیں ان میں مصروف ہو جاتے ہیں جن سے اور بہت سی بیہودہ قسم کی باتیں ان کو پتہ لگ جاتی ہیں۔ حالانکہ بچوں کو ایسی فلمیں وغیرہ نہیں دیکھنی چاہئیں کہ ان کو دیکھ کر اخلاق خراب ہوتے ہیں۔ یا ماں باپ کے سر پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے ذرا بڑی عمر کے جو بچے ہوتے ہیں وہ زیادہ تر باہر وقت گزارتے ہیں اور ماحول کی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ یا بعض ایسی خوفناک قسم کی شکایتیں آ جاتی ہیں کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو اپنی طرف سے کسی قابل اعتبار شخص کے سپرد کر جاتے ہیں خاص طور پر لڑکیوں کو اور وہ ایسے گندے ذہن کے ہوتے ہیں کہ وہ ان بچیوں کے ساتھ ایسے بہیمانہ سلوک کر دیتے ہیں کہ ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ مگر ماں باپ اس فکر میں ہیں کہ ہم نے تو اپنے خرچ پورے کرنے ہیں۔ ایسے خرچ جو غیر ضروری بھی ہیں اور نہ بھی کئے جائیں تو ان سے بچت ہو سکتی ہے۔ بعضوں نے جوڑے بنانے ہیں، بعضوں نے زیور بنانا ہے۔ اور بعضوں کو اتنا سخت کریز (craze) ہوتا ہے جوڑوں اور زیوروں کا کہ اگر نیا جوڑا ہر فنکشن میں نہ پہنا جائے تو سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہو گئی۔ تو اس سے بھی بچنا چاہئے۔ صرف جوڑوں اور زیوروں کی خاطر کمائیاں نہ کریں۔ ضرورت کے تحت کرنی ہو تو ٹھیک ہے۔ پیسہ کمانے کے شوق میں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے اور اس طرح بچے ماں باپ کی مکمل توجہ نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ خاوند کی جو اولاد ہے اُس کی وہ نگران ہے۔ اس لئے ماؤں کو، عورتوں کو بہرحال بچوں کی خاطر قربانی دینی چاہئے، گھر میں رہنا چاہئے۔ جب بچے سکول سے آئیں تو ان کو ایک پرسکون محبت والا ماحول میسر آنا چاہئے۔ جائزہ لے لیں اس ماحول میں اکثر بچے اس لئے بگڑ رہے ہیں کہ وہ ماں باپ کے پیار سے محروم ہوتے ہیں۔ ماں باپ کے پیار کے بھوکے ہوتے ہیں اور وہ ان کو ملتا نہیں۔ ان کو توجہ چاہئے۔ اور جو توجہ وہ چاہتے ہیں وہ ماں باپ ان کو دیتے نہیں۔ اور ماں باپ جو ہیں وہ پیسے کمانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، اپنی دلچسپیوں میں مصروف ہیں۔

پھر اس قتل نہ کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ پیسہ کمانے کے لئے ایسی جگہوں میں نہ بھیجو جہاں ان کے دین سے دور جانے کا احتمال ہو۔ جہاں یہ امکان ہو کہ وہ دین سے دور چلے جائیں گے۔ بعض والدین پیسے کے لالچ میں کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ آئے، اپنے بچوں کو جب وہ ابتدائی بنیادی تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں تو چھوٹی عمر میں ہی ایسی جگہوں پر، ریسٹورانٹوں میں، کلبوں میں یا اور جگہوں پر ملازم کرا دیتے ہیں جہاں ان کے اخلاق خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ماؤں نے اگر اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ہوگی اور ایک درد کے ساتھ تربیت کی ہوگی تو ایک تو بچے خود بھی پڑھائی کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے اور معمولی تعلیم حاصل کر کے معمولی اور لغو نوکریاں تلاش نہیں کریں گے۔ اور اگر کوئی ایسا ہو بھی جو تعلیم میں اچھا نہ ہو تو ماں کی تربیت کی وجہ سے ماں کی بات ماننے والا ہوگا۔ اور اگر ملازمت بھی کرے گا تو ایسی کرے گا جو بہتر ملازمت ہوگی۔ خاص طور پر بچیوں کو ایسی ملازمتوں سے ضرور بچانا چاہئے، ضرور محفوظ رکھنا چاہئے جس میں کسی بھی قسم کی بے حجابی کا امکان ہو۔ پیسے کمانے کے لئے بچیوں کی زندگیاں برباد نہ کریں۔ اور جو بچیاں نوجوان ہیں، باشعور ہیں، عقل والی ہیں اور ضد کر کے ایسے کام کرنے کی کوشش کرتی ہیں انہیں بھی میں کہتا ہوں کہ آپ بھی اب بڑی ہو گئی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہمارے مرید ہو کر ہمیں بدنام نہ کریں۔ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ کو حضرت مسیح موعود کی اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی آپ کے پاک مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنے ارد گرد بعض ایسے احمدی کہلانے والوں کے نمونے نظر آ جائیں گے جو دنیاوی گند میں پڑ گئے ہیں اور دوسرے لوگوں میں بھی نظر آتے ہیں۔ پس احمدی بچی کو خاص طور پر ایسی ملازمتوں سے بچنا چاہئے جہاں اس کے تقدس پر حرف آتا ہو۔

پھر اب بعض دفعہ رشتے کرنے کے معاملات آ جاتے ہیں تو اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایسی جگہ رشتہ نہ کریں جہاں دین نہ ہو اور صرف دنیاوی روپیہ پیسہ نظر آ رہا ہو۔ اس کو دیکھ کر رشتہ کر رہے ہو کہ ہماری بیٹی کے حالات اچھے ہو جائیں گے یا ہمارا بیٹا کاروبار میں ترقی کرے گا تو یہ چیزیں بیشک دیکھیں لیکن ایسے خاندان کا جہاں رشتے کر رہے ہیں یا ایسے لڑکے یا لڑکی کا جہاں رشتہ کر رہے ہیں دین بھی دیکھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رشتہ کرتے وقت سب سے اہم چیز دین ہے جو تمہیں دیکھنا چاہئے۔ بعض کہتے ہیں ہم نے اس خاندان کو دیکھا ہے۔ بڑا نیک خاندان تھا یہ تھا وہ تھا اور اس کے باوجود ایسے حالات ہو گئے۔ تو آج کل تو لڑکے کی اپنی دینی حالت کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ہر جگہ حالات ایک جیسے ہیں۔ دنیا اتنا زیادہ دنیاداری میں پڑ چکی ہے کہ جب تک خود لڑکے کی تسلی نہ ہو جائے، کسی قسم کے رشتے نہیں کرنے چاہئیں کہ صرف پیسہ ہے اس کو دیکھ کر رشتہ کر لیا۔ ایسے بہت سارے رشتے تکلیف دہ ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن اگر صرف دنیا دیکھیں گے تو یہ بچیوں کو دین سے دور کرنے والی بات ہوگی۔ کئی ایسی بچیاں ہیں جو ایسے رشتوں کی وجہ سے جماعت سے تو کٹی ہیں، اپنے گھر والوں سے بھی کٹ گئی ہیں۔ ان سے بھی وہ ملنے نہیں دیتے۔ پس صرف روپیہ پیسہ دیکھ کر رشتے نہیں کرنے چاہئیں۔ اللہ سے دعا کر کے ہمیشہ رشتے ہونے چاہئیں۔ اور اسی طرح اور بھی قتل اولاد کی بہت ساری مثالیں ہیں۔ جہاں جہاں تربیت میں کمی ہے وہ قتل اولاد ہی ہے۔

پس ہمیشہ اولاد کی فکر کے ساتھ تربیت کرنی چاہئے اور ان کی راہنمائی کرنی چاہئے۔ عورتوں کو اپنے گھروں میں وقت گزارنا چاہئے۔ مجبوری کے علاوہ جب تک بچوں کی تربیت کی عمر ہے ضرورت نہیں ہے کہ ملازمتیں کی جائیں۔ کرنی ہیں تو بعد میں کریں۔ بعض مائیں ایسی ہیں جو بچوں کی خاطر قربانیاں کرتی ہیں حالانکہ پروفیشنل ہیں، ڈاکٹر ہیں اور اچھی پڑھی لکھی ہیں لیکن بچوں کی خاطر گھروں میں رہتی ہیں۔ اور جب بچے اس عمر کو چلے جاتے ہیں جہاں ان کو ماں کی فوری ضرورت نہیں ہوتی، اچھی تربیت ہو چکی ہوتی ہے تو پھر وہ کام بھی کر لیتی ہیں۔ تو بہرحال اس کے لئے عورتوں کو قربانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جو اعزاز بخشا ہے کہ اس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے وہ اسی لئے ہے کہ وہ قربانی کرتی ہے۔ عورت میں قربانی کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جو عورتیں اپنی خواہشات کی قربانی کرتی ہیں ان کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اگر اس کی بعض خواہشات خاوند کی آمد سے پوری نہ ہوتی ہوں مثلاً جیسے کسی کا زیور یا کپڑے دیکھ کر، جیسے کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے، اگر اس کا دل چاہے کہ میرے پاس بھی ایسا ہی ہو لیکن اپنے بچوں کی تربیت کے لئے وہ قربانی کرتی ہے تو یقیناً اس قربانی کی وجہ سے، اس کی اس سوچ کی وجہ سے کہ میرے بچے اچھی تربیت پا جائیں مجھے دنیاوی چیزوں کی ضرورت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اور ایسے بچے پھر فرمانبردار اور نیک بچے بن کر اس دنیا میں بھی ایک جنت بنا رہے ہوتے ہیں اور نیکیوں پر قدم مارنے اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے یہ اپنے لئے اگلی دنیا میں بھی جنت بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ مائیں بھی نہ صرف جنتیں بنانے والی ہیں بلکہ جنت کو حاصل کرنے والی بھی ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک ماں جس کی وجہ سے اس کے بچوں کو جنت مل رہی ہے اس کو اللہ میاں کہے کہ نہیں تم کو جنت نہیں مل سکتی۔ اس کو تو اور زیادہ ضمانت دی جا رہی ہے کہ تم جنت میں جانے والی ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ اس دنیا میں بھی جنت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے گا اور وہ اس کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے جس طرح مجھ سے امید رکھتے ہیں ویسا ہی میں ان سے سلوک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرط ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے، اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو اس نے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ (دین حق) اور احمدیت کی (دعوت الی اللہ) اور پیغام کو پہنچانے میں وہ ممد و معاون بن سکے اور اپنے اندر (دینی) تعلیمات رائج کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنے والی ہو۔ دوسرے دعا کے ساتھ ہمیشہ اپنے بچوں کی تربیت کرنے والی ہو۔ انہیں ہلاکت سے بچانے والی ہو اور جب آپ اس طرح ہوں گی تو آپ کی تربیت کی وجہ سے آپ کی اولادیں نسل در نسل جنت کی ضمانت دیتی چلی جانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2015ء)

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119521 میں طوبیٰ ناصر

بنت ناصر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/107 علامہ اقبال کالونی کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔طوبیٰ ناصر گواہ شد نمبر 1۔برکات احمد ولد مبارک احمد گواہ شد نمبر 2۔دانش احمد ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119522 میں کنول جبین نعمان

زوجہ نعمان احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلیٹ 101 سٹریٹ 10 بدر کمرشل فیز 5 کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 115.5 گرام مالیتی 4 لاکھ 50 ہزار روپے (2) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کنول جبین نعمان گواہ شد نمبر 1۔داؤد احمد ولد محمد اشرف گواہ شد نمبر 2۔ معیز احمد ولد داؤد احمد

مسل نمبر 119523 میں صوفیہ اظہر

بنت اظہر ممتاز قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B123 صغیر سنٹر بلاک 16 فیڈرل بی ایریا کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت کل میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) طلائی بالیاں 2 گرام مالیتی 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔صوفیہ اظہر گواہ شد نمبر 1۔سلیم الدین احمد ولد رشید احمد ملک گواہ شد نمبر 2۔مقبول احمد گل ولد نور احمد گل

مسل نمبر 119524 میں ملیحہ اظہر

بنت اظہر ممتاز قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-123 صغیر سنٹر بلاک 16 فیڈرل بی ایریا کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور طلائی 1.5 گرام مالیتی 7 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ملیحہ اظہر گواہ شد نمبر 1۔سلیم الدین احمد ولد رشید احمد ملک گواہ شد نمبر 2۔مقبول احمد گل ولد نور احمد گل۔

مسل نمبر 119525 میں فہد حسن

ولد یونس علی قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ورک سٹریٹ کوٹ رادھا کشن ضلع وملک قصور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔فہد حسن گواہ شد نمبر 1۔محمد ادریس جاوید ولد نواب دین گواہ شد نمبر 2۔محمد انیس ولد محمد ادریس۔

مسل نمبر 119526 میں مبشرہ یونس

بنت یونس علی قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ورک سٹریٹ کوٹ رادھا کشن ضلع وملک قصور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔مبشرہ یونس گواہ شد نمبر 1۔محمد ادریس ولد میاں نواب دین گواہ شد نمبر 2۔فہد حسن ولد یونس علی

مسل نمبر 119527 میں وسیم احمد

ولد نجم الدین قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/10 دار الصدر شمالی ہدیٰ ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔وسیم احمد گواہ شد نمبر 1 ۔ راجہ فہیم احمد ولد راجہ اسلم گواہ شد نمبر 2۔نعیم احمد ولد نجم الدین

مسل نمبر 119528 میں حفصہ شکیل

زوجہ شکیل احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر C-4 گلی نمبر 10 دار الفتوح غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 3000 یورو (2) جیولری گولڈ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔حفصہ شکیل گواہ شد نمبر 1۔محمد رمیض قمر ولد راجہ قمر الزمان گواہ شد نمبر 2۔امیر احمد طاہر ولد غلام سرور طاہر

مسل نمبر 119529 میں طوبیٰ داؤد

بنت داؤد احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/194 گلی نمبر 7 دار الفتوح غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔طوبیٰ داؤد گواہ شد نمبر 1۔ طاہر احمد محمود ولد محمد شریف کھوکھر گواہ شد نمبر 2۔عبد القدیر قمر ولد عبد الحمید۔

مسل نمبر 119530 میں اسماء گلشن

بنت سید احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/16 گلی نمبر 10 دار الفتوح غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔اسماء گلشن گواہ شد نمبر 1 ۔طاہر احمد محمود ولد محمد شریف کھوکھر گواہ شد نمبر 2۔عبد القدیر قمر ولد عبد الحمید

مسل نمبر 119531 میں جویریہ افتخار

بنت افتخار احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/64 گلی نمبر 9 دار الفتوح غربی ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 1.270 گرام اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔جویریہ افتخار گواہ شد نمبر 1 ۔ طاہر احمد محمود ولد محمد شریف کھوکھر گواہ شد نمبر 2۔عبد القدیر قمر ولد عبد الحمید

مسل نمبر 119532 میں ناصرہ رشید

زوجہ رشید احمد قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ئمیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) نقد فروخت شدہ زمین 10 لاکھ روپے (2) زیور طلائی 5 ماشہ 19 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5500 روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ ناصرہ رشید گواہ شد نمبر 1 ۔مبشر احمد ورک ولد بشیر احمد ورک گواہ شد نمبر 2۔ظہور احمد ولد رشید احمد

مسل نمبر 119533 میں ساجدہ سرور

بنت غلام سرور قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/23 دار الرحمت شرقی بشیر ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔ ساجدہ سرور گواہ شد نمبر 1 ۔ غلام سرور ملہی ولد محمد علی ملہی گواہ شد نمبر 2۔عبد الرشید منگلا ولد رائے اللہ بخش منگلا

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جون 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز عصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب مرحوم برمنگھم مورخہ 23 جون 2015ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اپنے گاؤں میں جماعت کی خدمت کرتی رہیں اور ہزاروں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری عمر شعبہ تدریس سے منسلک رہیں۔ گاؤں میں اپنی زمین پر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول بنوائے۔ شادی کے بعد غیر از جماعت ماحول میں احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ابن مکرم رانا فضل احمد صاحب مرحوم چک نمبر 68 تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر مورخہ 30 مئی 2015ء کو بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ

مکرمہ سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سعید شاہ صاحب مرحوم کراچی مورخہ 20 جون 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت پیر شمس الدین صاحب گولیکی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور حضرت علی احمد صاحب اور حضرت سیدہ اماں لطیفن صاحبہ کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ کراچی میں لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، دلیر، بہت نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ اپنے علاقہ میں بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے متعدد پوتے اور نواسے مربی سلسلہ ہیں یا جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ مکرم سید شاہ رخ رحمٰن صاحب مربی سلسلہ لاہور اور مکرم سید سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی دادی تھیں۔

مکرم خلیفہ رضی الدین صاحب

مکرم خلیفہ رضی الدین صاحب ابن مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب امریکہ مورخہ 19 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ نمازوں کا بروقت التزام کرنے والے، خاموش طبع، قناعت پسند اور حسن سلوک سے پیش آنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلیفہ وقت سے محبت اور اطاعت کا تعلق کوٹ کوٹ کر دل میں بھرا ہوا تھا۔ جب بھی کسی کو نصیحت کرنا مقصود ہوتی تو خلیفہ وقت کے ارشاد کے حوالے سے نصیحت کیا کرتے تھے۔

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امین خان صاحب برمنگھم مورخہ 22/اپریل 2015ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ کو ابتداء میں لجنہ اماء اللہ برمنگھم کے شعبہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت دعا گو، حسن سلوک سے پیش آنے والی، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ایک مثالی ماں تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کے ساتھ منسلک رکھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

طلال احمد ابن مکرم نثار احمد ملہی صاحب سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب نے بعمر 10 سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصے میں آئی۔ تقریب آمین مورخہ 9 مئی 2015ء کو ان کے گھر پر منعقد ہوئی۔ محترم ذیشان علوی صاحب مربی ضلع ننکانہ صاحب نے اس سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ صاحب نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ ایک غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ مکرمہ جمیلہ اختر صاحبہ کے گردہ اور پتہ میں پتھریاں ہیں جس کی وجہ سے پتہ سوج گیا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ پتہ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظہیر احمد صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمود احمد طالب صاحب سابق کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن کی طبیعت کچھ عرصہ سے لو لگ جانے کی وجہ سے خراب ہے۔ سر درد اور اعصاب میں کمزوری ہے نیز گلے کے غدود سوج جانے کی وجہ سے سانس لینے میں دقت کا سامنا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مدثر ابرار صاحب مربی سلسلہ ولد گلزار احمد صاحب ساکن چک نمبر 646 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ بارعہ ظفر صاحبہ بنت مکرم محمد ظفر صاحب ساکن جڑانوالہ مبلغ 90 ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 18 جون 2015ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔...... اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔ (روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

ایک کامیاب کاروباری کے تجربات

شکور عالم اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

پریم جی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی دنیا میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ان کی وائپرو کمپنی بین الاقوامی شہرت رکھتی ہے۔وہ اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر نوجوانوں کو کامیابی کے اصولوں پر لیکچر بھی دیتے ہیں۔زیر نظر مضمون میں انہی کے ایک لیکچر کی تلخیص ہے۔آپ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ کامیابی کے حصول میں کام آنے والی باتوں کا ادراک عموماً اس وقت ہوتا ہے جب ان سے فائدہ اٹھانے کا بیشتر وقت گزر چکا ہو۔سب سے پہلی اور اہم حقیقت جسے میں نے جانا یہ ہے کہ ہمیں اپنی مثبت صلاحیتیں بروئے کار لانی چاہئیں جو خدا نے ہمیں عطا کی ہیں۔یہ بے حد ضروری ہے کہ ہمیں اپنے اندر چھپی ان خوبیوں اور توانائیوں کا پورا پورا ادراک ہو جن سے خدا نے ہمیں نواز رکھا ہے۔یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے کردار کی خوبیاں ہی ہمیں اس قابل بناتی ہیں کہ اپنی خامیوں کو دور کرسکیں۔

زندگی سے ایک سبق یہ بھی سیکھا کہ محنت سے کمایا ہوا ایک روپیہ اپنی قدر و قیمت میں ان دس روپوں سے بہتر ہے جو ہمیں بغیر کوشش کے مل جائیں۔یہ حقیقت ہے کہ اپنی محنت اور کوشش سے حاصل کئے گئے انعام سے بہتر کوئی خوشی نہیں۔

زندگی میں کامیابی اور ناکامی دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں کامیابی بہت خوشی کا باعث ہوتی ہے لیکن اسے اس طرح اپنے اوپر سوار نہیں کر لینا چاہئے کہ وہ ہمارے غرور کا باعث بن جائے اور ناکامی کی صورت میں اپنی ذات یا کسی کو الزام دینے کی بجائے ان سے سیکھنا چاہئے۔اپنی شخصیت کو نکھارنے کے لئے دوسروں کی سوانح حیات پڑھنا بہت سود مند ہے۔اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ وہ لوگ ہم سے کہاں کہاں بہتر ثابت ہوئے۔ہمیں اپنے رویوں میں لچک پیدا کرنی چاہئے لیکن اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہ کریں۔ایک عالم کا قول ہے کہ ذہن کی کھڑکیاں کھلی رکھنی چاہئیں لیکن یہ یاد رہے کہ باہر کی تیز آندھی آپ کو اپنے مقام سے ہٹا نہ دے۔آپ اپنے اعلیٰ کردار کا ادراک کریں اور اقدار پر ثابت قدم رہنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ہمیں خود پر اتنا اعتماد ہونا چاہئے کہ پوری دنیا مخالفت کرے،تب بھی آپ اپنے درست موقف پر دلجمعی سے ڈٹے رہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس یکم جون 2015)

☆......☆......☆

ربوہ میں سحر و افطار 9 جولائی

انتہائے سحر	3:31
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:19

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 جولائی 2015ء

8:35 am	درس القرآن
11:50 am	رمضان المبارک۔درس حدیث
4:20 pm	درس القرآن
6:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء

رمضان آفر سیل،سیل،سیل
مردانہ سوٹ 800 والا 500 میں
کلاسک لان 1000 والا 750 میں
کرینکل دوپٹہ بازولان 1200 والا 900 میں
کرسٹل لان اتحاد 1700 والا 1400 میں
فردوس لان 1700 والا 1400 میں
ادارہ جات یا زیادہ مقدار میں خریدنے کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ ہوگا
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

ماہ رمضان کا خاص تحفہ
رشید پکوان سنٹر اقصیٰ چوک ربوہ
پکی پکائی دیگوں اور آرڈر پر دیگوں کی تیاری کا مرکز
معیار اور وزن کی گارنٹی
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز،بچگانہ،مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10